



سوال

(129) روزوں کی فرضیت کا انکار کیے بغیر روزہ چھوڑنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جس شخص نے رمضان کے روزہ کی فرضیت کا انکار کیے بغیر روزہ چھوڑ دیا اس کا کیا حکم ہے؟ اور جو لاپرواہی بتتے ہوئے ایک سے زیادہ مرتبہ رمضان کے روزے چھوڑ دے تو کیا اس کی وجہ سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جس کسی نے شرعی عذر کے بغیر عمداً رمضان کا روزہ چھوڑ دیا وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا، اس کی وجہ سے وہ علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق کافر قرار نہیں دیا جائے گا، البتہ اس کو چھوڑے ہوئے روزے کی قضا کرنے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی ہوگی۔ بے شمار دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ روزہ کی فرضیت کا انکار کیے بغیر محض سستی ولا پرواہی کی بنا پر اگر کوئی شخص رمضان کا روزہ چھوڑ دے تو اس کی وجہ سے وہ کافر شمار نہیں ہوگا، البتہ اگر چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا بغیر کسی شرعی عذر کے اس نے دوسرے رمضان تک موخر کر دی تو اسے ہر روزہ کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا بھی کھلانا ہوگا، جیسا کہ سوال نمبر 17 کے جواب میں گزر چکا ہے۔

اسی طرح زکاۃ نہ دینے اور استطاعت کے باوجود نہ کرنے کا مسئلہ بھی ہے، کہ بندہ اگر ان کی فرضیت کا منکر نہ ہو تو اس کی وجہ سے وہ کافر نہیں قرار دیا جائے گا۔

البتہ اسے پچھلے سالوں کی زکاۃ نکالنی ہوگی اور حج کرنا ہوگا، اور ان فرائض کی ادائیگی میں جو تاخیر ہوئی ہے اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کرنی ہوگی، کیونکہ اس بارے میں جو شرعی دلائل ہیں وہ عام ہیں، اور اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ بندہ اگر زکاۃ اور حج کی فرضیت کا منکر نہ ہو تو ان کی ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے وہ کافر نہیں قرار دیا جائے گا، انہی دلائل میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث بھی ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ تارک زکاۃ کو قیامت کے دن اس کے مال کے ذریعہ عذاب دیا جائے گا، پھر جنت یا جہنم کی طرف اس کا ٹھکانا دکھا دیا جائے گا۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

ارکان اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ



صفحہ: 211

محدث فتویٰ